© rasailojaraid.com

اقتدار میں ادا کی جائے، اس کا مقابلہ تو شاید پوری امت کی نمازیں بھی نہ کرسکیں۔ اس کے باوجود عورتوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے، شرم وحیا عورت کا فطری لباس اور زینت ہے، عورت کی بے پردگی مرد کی بے عزتی کی علامت ہے، حدیث میں ارشاد ہے:

> ''بلاشبہ حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔

یعنی جو حیاء نہیں کرتا بالآخر اپنا ایمان بھی ضائع کردیتا ہے، ہر دور اور دنیا کے ہر مذہب میں جب تک عورت گھر کی چاردیواری میں رہ کر اپنے فرائض انجام دیتی رہی، معاشرہ میں سکون ہی سکون رہا، مگر آج نادان عورت نے باہر کی دنیا میں بے پردہ قدم رکھ کر اپنا بوجھ بڑھا لیا ہے، بے پردگی کی وجہ سے دن دھاڑے زنا اور اغواء کے وقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، حقوق نسواں کے نام پر بے حیائی پھیلائی جارہی ہے، اگر کسی بہن کو پردے کی دعوت دی جائے تو جواب ملتا ہے کہ پردہ تو دل کا ہونا چاہئے، میرا تمام بہنوں سے سوال ہے کیا آپ کے دل ام المؤمنین سے زیادہ پاکیزہ ہیں؟ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں سے زیادہ صاف ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کی گھر والیوں سے زیادہ صاف ہیں؟ یہ سب وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کو اللہ کی طرف سے پردہ کا حکم ملا آج کی بنت حوا الفاظ کی جنگ سیکھ کر کردار کو مات دینے کی کوشش کررہی ہے۔

عورت صنفِ نازک تو ہے ہی کم عقل بھی ہے، جب اس کو بہکایا جاتا ہے کہ پردہ ترقی کی راہ میں آڑ ہے اور ملا کی ایجاد ہے تو یہ اپنی نادانی سے اس بات پر یقین کرلیتی ہے، بے حیائی اور عفت وعصمت کے داغ دار کرنے والے کاموں کو ترقی سمجھنے لگتی ہے۔ دشمنانِ اسلام نے بس ترقی کا لفظ یاد کرلیا ہے یہ بھی نہیں جانتے کہ کس چیز کی ترقی محمود ہے اور کون سی ترقی مذموم ہے، اگر قوم کی بیوی بیٹیاں گھروں سے بے پردہ ہوکر نکلیں گی تو اس میں کس چیز کی ترقی ہے؟ کیا اس میں انسانیت اعلیٰ ترقی تک پہنچ گئی ہے؟ نہیں اس سے تو عفت وعصمت کے لٹ جانے کی راہیں ہموار ہورہی ہیں۔ انسان کی شرافت وکرامت برباد ہورہی ہے۔

مغرب فخر یہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مغربی تہذیب نے خواتین سائنس دان، پولیس اور وکیل پیدا کئے ہیں، لیکن اس سے انکار نہیں کہ مغربی ثقافت نے شفیق مائیں، اطاعت گزار بیٹیاں اور وفادار بیویاں کم ہی پیدا کی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس دور پہ نازاں تھی دنیا ہم اب وہ زمانہ بھول گئے
غیروں کی کہانی یاد رہی ہم اپنا فسانہ بھول گئے

آج کا میڈیا عورت کو آزادی کے نام پر بے شرم اور اعتماد کے نام پر بے باک بنانے کی لگاتار کوششوں میں لگا ہوا ہے، ایسی آزادی کا کوئی کیا کرے جو شرم و لحاظ ختم کر دے، ایسے اعتماد کا کیا کرنا جو حرام و حلال کی تمیز مٹا دے، حلالی و حرامی کا فرق ختم کر دے۔

آج معاشرہ کی فطرت یہاں تک مسخ ہو چکی ہے کہ عورت اگر پردہ کرے تو اسے سوسائٹی میں شریف نہیں سمجھا جاتا اور اگر بے پردہ ہو کر بازاروں میلوں میں گھومے تو اسے شریف سمجھا جاتا ہے، استغفر اللہ یہ کیسی الٹی ترقی ہے جس میں انسان انسانیت کی حدود سے نکل گیا ہے اور شرافت انسانی انسان کی حرکتوں پر تھوتھو کر رہی ہے۔

بنت حوا نے کھول رکھا ہے بازارِ گناہ ابن آدم خریدار ہے خدا خیر کرے

آخر یہ کیسا انقلاب ہے؟ زمانہ کی نئی منطق نے ہمارے احوال برباد کر دیئے ہیں، مگر پھر بھی ہم خاموش تماشائی بن کر فقط کف افسوس مل رہے ہیں، پردہ ایک تھا، اس کا رنگ انوکھا تھا۔ مگر اب اس کی نوعیت بدل چکی ہے، ان گنت برقعوں نے نئے نئے ڈیزائن کا روپ دھار لیا ہے، جس کا پہننا نا پہننا برابر ہو گیا ہے۔ برقہ پردہ کے لئے تھا آج ایسے برقعے تیار ہونے لگے ہیں جسم کے سارے نشیب و فراز نمایاں ہو جاتے ہیں، پردہ کے نام پر ایسے پردوں سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے شرع کا مقصد پورا نہ ہو۔

میری قابل احترام ماؤں، بیٹیوں، بہنوں! اب ہمیں اپنی ترجیحات متعین کرنا ہوں گی، اور اپنی عزت و عفت کا وہ نظریہ قائم کرنا ہوگا جو سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ بے پردگی کے چلن سے معاشرہ میں سوائے برائی کے بھلائی کی امید نہیں کی جاسکتی، اگر برائی کو روکا نہ گیا تو تہذیب و تمدن کے پرخچے اڑ جائیں گے، بس وہی مثال دہرائی جائے گی جو ہو رہا ہے ہونے دو جو چل رہا ہے چلنے دو۔ اب میں اپنی تقریر کا اختتام اس شعر پر کروں گی۔

اے کاش کے برس جائے یہاں نور کی بارش ایمان کے شیشوں پر بڑی گرد جمی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خواتین کی علمی خدمات

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

عفت کنول

ایم اے اسلامک اسلامک اسٹڈیز، سال دوم

ارشاد ربانی ہے:

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ‌ؕ (۱)

اے نبی کریم ﷺ آپ کہہ دیجئے صاحب علم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔

علم کی فضیلت صاحب علم کو فضیلت عطا کرتی ہے، دنیا میں بھی آخرت میں بھی، علم ہی انسان شناسی اور خدا شناسی کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ ہر انسان کی پیدائش کا مقصد زندگی اللہ رب العزت کی بندگی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ۝ (۲)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

معلوم ہوا کہ ہم اس دنیا میں کچھ مدت کے لئے آئے ہیں، اور مقصود اللہ رب العزت کو راضی کرنا ہے۔ اس فرمان کے پیش نظر ہم نے دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنی ہے اور آخرت کی تیاری مرد و عورت دونوں کی ذمہ داری ہے۔

عورتوں میں عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ولایت کے درجات تو فقط مردوں ہی کو حاصل ہیں۔ عورتوں کے لئے تو صرف نماز، روزہ اور گھر کے کام کاج ہوتے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے کہ گھر سے باہر دین کی محنت کرنا مردوں کی ذمہ داری ہے اور گھروں کی حدود میں رہ کر دین کی محنت کرنا عورتوں کی ذمہ داری ہے۔ جس طرح مردوں کے لئے دین کا علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کرنا ضروری ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی دین کا علم حاصل کرنا ضروری ہے، ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٌ (۳)

دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اگر دین کا علم نہیں ہوگا تو انسان زندگی اس کے مطابق کیسے گزارے گا؟ گھر کی ذمہ داری کا دینی جذبہ مردوں سے کم نہ تھا بلکہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ دین کا علم حاصل کرتیں اور علمی خدمات میں بھی کسی سے پیچھے نہ تھیں۔

دینی خدمات میں بہت خاص ہے عورت ترسیل علم کی پہلی بنیاد ہے عورت

ابتداء میں خواتین نے گھروں کو تعلیم و تربیت کا مرکز بنائے رکھا۔ پوری اسلامی تاریخ سے یہ بات واضح ہوتی ہے خواتین جو علم حاصل کرتی تھیں۔ اسے دوسروں تک پہنچاتی تھیں۔

• عورتوں میں تدریس کا باقاعدہ آغاز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ بعد میں تابعیات میں بڑے پیمانہ پر یہ سلسلہ چل نکلا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نہ صرف بچوں، بچیوں اور محرم مردوں کو درس دیتی تھیں، بلکہ نامحرم مردوں کو بھی پردے کے پیچھے سے درس دیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ بچوں بچیوں کو اپنی کفالت میں لیتی تھیں، اور ماں کی طرح تربیت و تعلیم کا انتظام کیا کرتیں، بچیاں جب بڑی ہو جاتیں تو ان کی شادیاں کر دیتی تھیں، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طالب علموں کی تعداد ۲۰۰ سے زائد تھی۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہین شاگردہ حفصہ بنت سیرین تھی، اُم ہذیل کنیت تھی، فقیہہ انصاریہ تھیں۔ حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق و معارف سے بہت فائدہ اٹھایا، اور اُنہیں سے عبادت، فقاہت اور قرأت کا علم حاصل کر کے بلند مقام پایا، انہیں تابعیات میں شمار کیا جاتا ہے۔

ایاس بن معاویہ کہتے ہیں میں نے کوئی بھی ایسا آدمی نہیں پایا جس کو حفصہ بنت سیرین پر فضیلت دے سکوں۔ آپ کے بھائی محمد بن سیرین کو جب قرآن کریم میں کوئی مشکل پیش آتی تو کہتے جاؤ حفصہ سے پوچھو وہ کس طرح پڑھتی تھی ہیں، پھر اسی پر عمل کرو۔ (۴)

❁ خواتین کا پہلا مدرسہ مغرب اقصیٰ کے شہر فاس میں ۲۴۵ھ میں قائم ہوا۔ جو آج بھی

© rasailojaraid.com